Tauseeq, Volume. 2, Issue. 2
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI: https://doi.org/10.37605/tauseeq.v2i2.23

Received: 21-06-2021
Accepted: 20-08-2021
Published: 31-12-2021

# زبیدہ ذوالفقار کی شاعری میں نسوانی جذبات کی ترجمانی

## (Expression of feminine sentiments in Zubaida Zulfiqar's poetry)

صائمہ شیر رحمٰن *
پروفیسر ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار **

**Abstract:**

Great poets contributed to the poetic atmosphere of Khyber Pakhtunkhwa. Professor Zubaida Zulfiqar's name is new in this regard, but her work dates back decades. Her poetry is the best poetry written in the context of the current social conditions and problems. In the poetry of Prof. Zubaida Zulfiqar, the poems written with reference to femininity are the emotions that are the gift of the values of love and sincerity, which shape the cultural and religious tendencies of Khyber Pakhtunkhwa. Since Zubeida Zulfiqar is a woman herself, in her poetry she appears as a woman who is loyal, modest, connected with home and family and takes care of her parents by becoming a good and polite daughter. Living in these relationships, Zubaida Zulfiqar expresses her feelings. As a woman, Zubeida Zulfiqar understood the grief of mother, daughter, wife and daughter-in-law and highlighted the place of woman in the society by expressing her feelings and emotions.

**Key Words**: Poetic atmosphere , social issues, , feminity, home making,

* ایم فل اسکالر، قرطبہ یونیورسٹی، پشاور
** پروفیسر، شعبہ اُردو، اسلامیہ کالج، پشاور

modesty

شاعری اللہ تعالیٰ کا ایسا تحفہ ہے جس میں مرد اور عورت کے لیے کوئی تخصیص نہیں ہوئی لیکن اس سوال پر کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی تناظر میں دیکھنا ضروری ہے کہ عالمی ادب خصوصاً شاعری میں تمام تر نازک جذبوں کی وارفتگی کے باوجود شاعری کے میدان میں نسائی آوازیں مردوں کے مقابلے میں بہت کم رہی ہیں۔

دنیا کی تمام زبان کے ادب کا غالب موضوع عورت رہا ہے اور ادب پر ہی کیا تمام فنون کا مرکز عورت ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ تخلیق شاعری عورت کے گرد طواف کرتی نظر آتی ہے۔ عورت حسن کا گہوارہ ہے۔بقول پروفیسر سیدہ نغمہ زیدی:

"وہ عورت جو کمال حسن کے باوجود پندار حسن سے مطلق مبرا ہو میرے نزدیک خدا کی
تمام مخلوقاتِ ارضی میں دلکش ترین شے ہے۔" 1

پروفیسر زبیدہ ذوالفقار نے اپنی شاعری میں عورت کے جذبات پُر خلوص طریقے سے بیان کر کے اپنی نظموں میں عورت کے جذبات و احساسات کو پیش کیا۔ ان کی شاعری میں نظم کا سب سے بڑا اور اہمیت کا حامل موضوع "نسوانیت" ہے۔ جس کی زندگی کے المیے اپنی شاعری میں پیش کیے ہیں۔ زبیدہ ذوالفقار کی شاعری میں عورت کے جذبات و احساسات کی خوبصورت جھلکیاں نظر آتی ہیں۔اس حوالے سے نظم "عورت" اہمیت کی حامل ہے:

سیپ میں بند ماہتاب ہے یہ
زیست کی ادھ کھلی کتاب ہے یہ
خود کو ابواب میں تقسیم کرے
سارے رشتوں کا اک نصاب ہے یہ 2

جہالت کے دور میں جب کسی کے گھر بیٹی پیدا ہوتی تو اسے زندہ دفنا کر موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا تھا لیکن زبیدہ ذوالفقار اللہ کا شکر ادا کرتی ہے کہ عورت ہی سے کائنات اور زندگی کے تمام رنگ قائم و دائم ہیں۔ عورت کو اپنا گھر اور اس کی خوشیوں کے لیے جن جذبات سے گزرنا پڑتا ہے وہ ان تجربات سے واقف ہیں۔ اسی لیے پروفیسر زبیدہ ذوالفقار بغیر کسی غرض کے اپنی زندگی اپنے گھر بار پر قربان کرتی ہے۔ وہ عورت کو گھر کی زینت سمجھتی ہیں۔ لہٰذا کبھی ماں کے روپ میں اپنی زندگی بچوں

کے لیے وقف کر دیتی ہیں تو کبھی بیوی اور بیٹی بن کر اپنے ماں باپ اور شوہر کی ذمہ داریاں نبھاتی نظر آتی ہے:

ہاں کبھی ماں کبھی بیٹی کبھی بیوی بن کر ؎
کتنی دنیاؤں کو آباد کیا یاں میں نے3

پروفیسر زبیدہ ذوالفقار نے اپنی شاعری میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ ماں کی ہستی تمام ہستیوں میں عظیم ترین ہے۔ تمام رشتوں سے زیادہ مضبوط رشتہ ماں کا ہے۔ پروفیسر زبیدہ ذوالفقار زندگی کی تلخیوں اور پریشانیوں سے لڑ کر اپنے بچوں کے لیے ایک مضبوط چٹھان کی طرح کھڑی رہتی تھیں۔ وہ اپنے بچوں کے لیے گھنے سائے کی طرح رہ کر ان کو ہر دکھ اور تکلیف سے بچاتی تھیں۔ نظم "ماں" میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں:

زیست کو اس قدر مشکل نہ بنایا ہوتا
ماں بنائی تھی تو یہ دل نہ بنایا ہوتا
اپنے غم سارے یہ اندر ہی چھپا لیتی ہے
اتنا گہرا تو یہ بادل نہ بنایا ہوتا4

ان اشعار پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ جتنی باریک بینی سے زبیدہ ذوالفقار نے ماں کی کیفیات کو بیان کیا ہے ان کیفیات کو پڑھ کر ایک حساس دل رکھنے والے انسان کی آنکھیں ضرور اشک بار ہوں گی۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ کی طرح پروفیسر زبیدہ ذوالفقار کا مزاج بھی ناصحانہ تھا۔ اسی لیے حالیؔ کی طرح ناصحانہ مزاج میں عورت کا ذکر کرتے ہوئے ماں جیسی ہستی کو اپنی شاعری میں اجاگر کیا۔ مثال ملاحظہ کیجیے:

اگر یہ ماں ہے تو بے لوث جذبوں کی امیں بن کر ؎
جگر گوشوں کی خوشیوں کے لیے پل پل تڑپتی ہے5

جب عورت اپنے والدین کے گھر میں ہوتی ہے تو اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی خدمت کرتی ہے لیکن شادی ہونے کے بعد اپنے شریک حیات کے ساتھ ساتھ اپنے گھر بار اور بچوں کا خیال رکھتی ہے۔ پروفیسر زبیدہ ذوالفقار خود بھی ایک اچھی بیوی

تھیں اس لیے ہمیشہ اپنے گھر والوں کے دلوں میں جگہ بنانے کی کوشش میں کامیاب رہتی تھیں۔ انھوں نے کفایت شعار بیوی بن کر اپنا فرض پورا کرنے کے لیے اپنے سسرال والوں کی تیمار داری کی اور اپنے شوہر اور بچوں کا بھی خیال رکھا۔ شاعری سے مثال ملاحظہ ہوں:

جو بیوی ہے تو گرہستی کے سارے راز اپنا کر
مکاں کو گھر بناتی ہے دلوں پہ راج کرتی ہے[6]

پروفیسر زبیدہ ذوالفقار چونکہ عورت کی نفسیات کو سمجھتی تھیں اس لیے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر عورت اپنے شوہر کی توجہ کی خواہش مند ہوتی ہے۔ اپنے گھر والوں سے محبت کی خواہاں ہوتی ہے۔ عورت ہر گھر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے باوجود مرد عورت کے حقوق سے انکاری اور اس کو کم تر سمجھتے ہیں۔ اس بات کی وضاحت پروفیسر زبیدہ ذوالفقار ایک غزل میں یوں کرتی ہیں:

مرے ساتھی میں عورت ہوں نظر انداز مت کرنا
تیرے گھر کی ضرورت ہوں نظر انداز مت کرنا
محبت نام ہے جن کا جنھیں انمول کہتے ہیں
میں ان جذبوں کی صورت ہوں نظر انداز مت کرنا[7]

چونکہ زبیدہ ذوالفقار خود بھی ایک وفادار بیوی تھیں اس لیے مشرق کی عورتوں کے جذبات اور وفاداری کو مثبت انداز سے پیش کرتی رہیں۔ ہمارے معاشرے کی عورتیں چونکہ وفادار ہوتی ہیں اس لیے زبیدہ ذوالفقار مشرقی عورت کے روپ میں حیادار، گھر اور گھرداری سے وابستہ نظر آتی ہیں۔

عورت بیٹی کے روپ میں اللہ کی طرف سے رحمت اور برکت کا باعث ہوتی ہے۔ اسی لیے پروفیسر زبیدہ ذوالفقار بھی بیٹی کے روپ میں اپنے والدین کے لیے رحمت و برکت کا باعث بنی رہی۔ شاعری سے چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

؎ خدا نے ابن آدم کو دیا انمول اک تحفہ
جہاں بیٹی ہوئی پیدا وہاں رحمت برستی ہے8؎

؎ یہ بیٹی ہی ہے جو ماں باپ کی ہمدرد ہوتی ہے
انہیں دل میں بساتی ہے خود ان کے دل میں بستی
ہے9؎

پروفیسر زبیدہ ذوالفقار کی شاعری کا بنیادی موضوع نسوانیت ہے۔ نسوانیت کے موضوع پر لکھی جانی والی نظموں میں عورت کی وفاداری، جذبہ، خلوص اور محبت ہیں جو خیبر پختونخوا کی تہذیبی روایات کی عکاسی کرتی ہے۔ زبیدہ ذوالفقار اپنی نظموں میں عورت کے روپ میں وفادار، حیادار، گھر اور گھرداری سے وابستہ نظر آتی ہیں۔ پھر بیٹی بھی ہے جس طرح وہ اپنے ماں باپ کا خیال رکھتی ہیں اور بہن بھائیوں کا بھی خیال رکھتی ہیں۔ عورت کے حوالے سے جتنے بھی جذبات ہیں، ان رشتوں میں رہ کر زبیدہ ذوالفقار اپنے جذبات واحساسات کا اظہار کرتی ہیں یہ تمام جذبات حقیقت کے بالکل قریب معلوم ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ایک شعر میں کہتی ہیں:

؎ اپنے گھر کی درودیوار کی زینت ہوں میں زیبؔ
اس کی حرمت پہ میں مر جاؤں اگر وقت پڑے10؎

پروفیسر زبیدہ ذوالفقار نے عورت کو کائنات کی خوبصورت تخلیق قرار دیا لیکن اس کے ظاہری حسن پر زیادہ زور نہیں دیا۔ ان کے نزدیک مشرقی عورت کی محبت، خدمت اور قربانی زیادہ اہم ہے۔ ان کی شاعری میں عورت کے تمام روپ نظر آتے ہیں۔ لہٰذا انھوں نے اپنی کئی نظموں میں عورت کو بنیادی موضوع بنایا اور ان جذبات کو اپنی ذات پر برتتے ہوئے نظمیں کہیں۔

## حوالہ جات

1. سیدہ نغمہ زیدی، پروفیسر، "مطالعہ افکار اقبالؔ"، لاہور، کرسٹل پیک، 2017ء، ص48

2. زبیدہ ذوالفقار، پروفیسر، "خاموشی بات کرتی ہے"، پشاور، دی پرنٹ مینپرنٹرز اینڈ پبلیشرز، 2017ء، ص48

3. زبیدہ ذوالفقار، پروفیسر، "دھیرے سے ایک کرن اتر آئی"، پشاور، دی پرنٹ مینپرنٹرز اینڈ پبلیشرز، 2009ء، ص25

4. زبیدہ ذوالفقار، پروفیسر، "خاموشی بات کرتی ہے"، ص139

5. ایضاً، ص47

6. ایضاً، ص47

7. زبیدہ ذوالفقار، پروفیسر، "دھیرے سے ایک کرن اتر آئی"، ص27

8. زبیدہ ذوالفقار، پروفیسر، "خاموشی بات کرتی ہے"، ص47

9. ایضاً، ص47

10. زبیدہ ذوالفقار، پروفیسر، "دھیرے سے ایک کرن اتر آئی"، ص24


## References:


1. Syeda Naghma Zaidi, Prof. "Mutalea Iqbal", Lahore, Cristal Pack, 2017, P48
2. Zubaida Zulfiqar, Prof. "Khamoshi Baat Karti Hai", Peshawar, The Printman Printers and Publishers, 2017, Page.25
3. Zubaida Zulfiqar, Prof. "Dhery Say Ek Kiran Utar Ayee", Peshawar, The Printman Printers and Publishers, 2009, Page.25
4. Zubaida Zulfiqar, Prof. "Khamoshi Baat Karti Hai", Page.139
5. Ibid, Page.47
6. Ibid, Page.47
7. Zubaida Zulfiqar, Prof. "Dhery Say Ek Kiran Utar Ayee", Page.27
8. Zubaida Zulfiqar, Prof. "Khamoshi Baat Karti Hai", Page.47
9. Ezan, 47
10. Zubaida Zulfiqar, Prof. "Dhery Say Ek Kiran Utar Ayee", Page.24